© rasailojaraid.com

سے یہ فرماتے ہیں کہ قائد اعظم کے تصورِ پاکستان کے مطابق اسلامی مملکت پاکستان ایک مثالی سیکولر مملکت کے محاسن کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے (ص ۲۵)۔ یہ بات کچھ مبہم سی معلوم ہوتی ہے۔

سیاسی پارٹیوں پر بحث کے ضمن میں انھوں نے جماعت اسلامی کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ آپ نے جماعت اسلامی کے خلاف اسی پرانے الزام کو دُہرایا ہے کہ جماعت نے پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ اگر اسلام کے تصورِ قومیت کو پاکستان کی اساس قرار دیا جائے تو بلاشُبہ جماعت اسلامی اس اساس کی تعمیر کرنے والی ہے۔ پھر جناب صفدر محمود صاحب کو جماعت اسلامی سے یہ بھی گلہ ہے کہ اس نے رکنیت کے لیے بہت بلند معیار قائم کر رکھا ہے (ص ۱۳۲) حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کی رکنیت کے لیے اس نے انہی شرائط کو پیش نظر رکھا ہے جو شارح علیہ السّلام نے ایک مسلمان کے لیے کم سے کم اوصاف قرار دیے ہیں۔ ان چند جزوی اختلافات کے باوجود یہ کتاب بڑی معلومات افزا اور قابلِ قدر ہے۔ خصوصاً اس کا پانچواں باب جو طویل ترین ہے، اس میں نہ صرف اُن اسباب کا جائزہ لیا گیا ہے جن کی وجہ سے مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان سے الگ ہُوا بلکہ مغربی پاکستان میں اُبھرنے والے خطرات سے قوم کو آگاہ کیا ہے۔ فاضل مصنف نے ہمیں بتایا ہے کہ کس منصوبہ بندی کے ساتھ بمبئی سے درآمدہ لٹریچر سندھ اور بلوچستان میں تقسیم ہو رہا ہے اور وہ صوبہ سرحد اور بلوچستان کے بعض قبائل سے تعلقات پیدا کر کے اُن سے کس قسم کے کام لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اِن ساری باتوں کا ذکر کرنے کے بعد فاضل مصنف یہ نتیجہ اخذ کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ بھارت اور روس اور اسی طرح کے دوسرے استعمار پسند ممالک کی تخریبی کارروائیوں کا اگلا نشانہ اب مغربی پاکستان ہے۔

نہتیں چند | ازجناب ابوطاہر صاحب۔ شائع کردہ: لاہور اکیڈمی ۲۰۵۔سرکلر روڈ لاہور۔ صفحات ۲۷۲ قیمت: آٹھ روپے۔

اردو ادب کا بیشتر حصّہ سنجیدہ تخلیقات پر مشتمل ہے۔ طنز و مزاح کا حصہ اس میں بہت کم ہے۔ معدودے چند ادبا ایسے ہیں جنھوں نے ادب کی اس صنف میں قلم کے جوہر دکھائے ہیں۔ اس میدان میں جناب ابوطاہر صاحب کی کامیاب کاوش جو "نہتیں چند" کی صورت میں ہمارے سامنے ہے، ہر لحاظ سے قابلِ ستائش ہے۔ فاضل مصنف نے ہماری معاشرتی زندگی کے تضادات اور اُلجھے ہوئے مسائل کو بڑی فنی مہارت کے ساتھ اس طرح اُبھارا ہے کہ انہیں دیکھ کر نہ تو ہمارے ماتھے پر شکن نمودار ہوتے ہیں اور نہ ہماری نبضیں

© rasailojaraid.com